www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان
میز	مَازَ الگ کرنا تَمَیَّزَ پھٹ پڑنا
	اِمتَازَ الگ ہونا
میل	مَالَ جُھکنا
	ن
نأی	نَأیٰ دُور ہونا
نبأ	نَبَأ خبر نبی پیغمبر (نبوۃ پیغمبری)
	اَنبَأَ خبر دینا نَبَّأَ آگاہ کرنا
	اِستَنبَأَ پوچھنا
نبت	اَنبَتَ پرورش کرنا نبات کھیتی
نبذ	نَبَذَ پھینکنا۔ ڈالنا اِنتَبَذَ الگ ہونا
نبز	تَنَابَزَ نام رکھنا
نبط	اِستَنبَطَ غور کرنا
نبع	یَنبُوع چشمہ
نتق	نَتَقَ کھڑا کرنا
نثر	نَثَرَ بکھیرنا اِنتَثَرَ بکھرنا
نجد	ابھار۔ ٹیلہ۔ زمین۔ راستہ۔ گھاٹی
نجس	نَجَس ناپاک
نجم	نَجم تارا۔ درخت
نجو	نَجٰی نجات پانا۔ خلاصی پانا
	اَنجٰی۔ نَجّٰی نجات دینا
	نَاجٰی سرگوشی کرنا
	تَنَاجٰی مشورہ کرنا نَجوٰی مشورہ
نحب	نَحب ذمہ داری
نحت	نَحَتَ تراشنا
نحر	نَحَرَ ذبح کرنا
نحس	نَحس نامبارک۔ بدبختی
	نُحَاس دھواں۔ شعلہ
نحل	نَحل مکھی نَحَلَ (نِحلَۃ) دینا
نخر	نَخِرَ بوسیدہ ہونا

مادہ	الفاظ اور عنوان
نخل	نَخل نخلۃ۔ نخیل کھجور
ندّ	نِدّ شریک یوم التناد قیامت
ندم	نَدِمَ پچھتانا
ندو	نَادٰی پکارنا نِدَاء پکار
	(تَنَادٰی ایک دوسرے کو پکارنا ض ۲/۱)
نذر	نَذَرَ نذر و نیاز دینا نَذر۔ نذر و نیاز
	اَنذَرَ ڈرانا نَذِیر ڈرانے والا
نزع	نَزَعَ کھینچنا تَنَازَعَ جھگڑنا
نزغ	نَزَغَ فساد ڈالنا
نزل	نَزَلَ اترنا نُزُلًا مہمانی
	اَنزَلَ نَزَّلَ اتارنا تَنَزَّلَ اترنا
نسأ	نَسِیَ پیچھے ڈالنا۔ کرنا
	مِنسَأۃ لاٹھی
نسب	نَسَب رشتہ داری
نسخ	نَسَخَ مٹانا اِستَنسَخَ لکھوانا
	نُسخَۃ کتاب
نسر	(نَسر بُت ض ۲/۱)
نسف	نَسَفَ اڑانا
نسک	نُسُک قربانی کا جانور مَنسَک طریقہ
نسل	نَسَلَ دوڑنا نَسل اولاد
نسو	نِسوَۃ۔ نِسَاء بیوی۔ عورت
نسی	نَسِیَ بھولنا اَنسٰی بھلانا
نشأ	اَنشَأَ اٹھانا۔ بلند کرنا۔ پرورش
	کرنا۔ پیدا کرنا
	نَشأۃ۔ نَاشِئَۃ اٹھان اٹھنا
	نَشَّأَ پرورش کرنا
نشر	نَشَرَ اٹھنا۔ پھیلنا۔ زندہ ہونا
	اَنشَرَ اٹھانا۔ کھڑا کرنا۔ زندہ کرنا
	نَشَّرَ پھیلانا اِنتَشَرَ بکھرنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
نشز	نَشَزَ اٹھنا۔ کھڑا ہونا اَنشَزَ اٹھانا
نشط	نَشَطَ کھولنا (ض ۲/۱)
نصب	نَصَبَ تھکنا محنت اٹھانا۔ گاڑنا
	نَصَب بُت نُصُب نشانی نصیب حصہ
نصت	اَنصَتَ چپ رہنا
نصر	نَصَرَ مدد کرنا نَاصِر نَصِیر مددگار
	(نصارٰی عیسائی ض ۱/۱)
	نَاصَرَ ایک دوسرے کی مدد کرنا
	اِنتَصَرَ بدلہ لینا اِستَنصَرَ مدد چاہنا
نصف	نِصف ف ۱/۴
نصو	نَاصِیَۃ پیشانی
نضج	نَضَجَ آگ کا جلانا
نضخ	نَضَخَ ابلنا۔ چشمہ پھوٹنا
نضد	نَضِید۔ مَنضُود تہ بہ تہ
نضر	نَاضِرَۃ تازہ۔ خوبصورت
	نَضرَۃ رونق
نطح	نَطَحَ مارنا
نطف	(نُطفَۃ ض ۲/۱)
نطق	نَطَقَ بولنا اَنطَقَ بلانا
نظر	نَظَرَ دیکھنا اَنظَرَ مہلت دینا
	اِنتَظَرَ انتظار کرنا نَظِرَۃ مہلت
نعج	(نعجۃ دُنبی ض ۲/۱)
نعس	نُعَاس اونگھ
نعق	نَعَقَ چلانا
نعل	(نَعل جوتی ض ۲/۴)
نعم	نِعمَ۔ نِعِمَّا اچھا نَعَم ہاں
	اَنعَام چوپائے نَعمَۃ سامان
	نَعمَاء خوشحالی نِعمَۃ نعمت
	اَنعَمَ۔ نَعَّمَ احسان کرنا نعمت عطا کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ (۱۲/۷۲) جو شخص اس کو لے آئے اس کے لیے ایک بار شتر (انعام) اور میں اس کا ضامن ہوں۔

۳۔ جَمَل، پانچ سال سے زائد عمر کا نر اونٹ۔ خوبصورت اونٹ (ف ل ۲۷) اس کی جمع جِمَالَۃٌ آتی ہے۔ قرآن میں ہے:

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ (۷۷/۳۲-۳۳) اس سے آگ کی اتنی بڑی بڑی چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے جمل گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

۴۔ هِيْم، هَام دو معنی میں استعمال ہوتا ہے (۱) عاشقانہ اور مجنونانہ کیفیت سے آوارہ پھرنا اور (۲) سخت پیاسا ہونا۔ یہاں دوسرا معنی زیر بحث ہے اور ھیام اونٹوں کی ایک بیماری ہے جس میں اسے اتنی پیاس لگتی ہے کہ وہ سیر نہیں ہوتا (منجد) اور ھِیْم ایسے اونٹ کو کہتے ہیں جو سخت پیاسا ہو۔ ارشاد باری ہے:

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ (۵۶/۵۵) اور اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے اور پیو گے بھی تو اس طرح جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔

۵۔ رِكَاب، رَكِبَ کے معنی سوار ہونا اور رکاب کسی سوار کے سوار ہونے کے وقت پاؤں رکھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ (ہمارے ہاں رکاب انہی معنوں میں مستعمل ہے) پھر یہ لفظ ہر سوار اور سواری کے لیے استعمال ہونے لگا۔ (منجد) عرف عام میں راکب کا لفظ صرف شتر سوار کے لیے مخصوص ہے اور اس کی جمع رُکبان، رَکب اور رُکوب آتی ہے (مف) اور رکاب کا لفظ اونٹوں کے گلہ پر بھی بولا جاتا ہے۔ جس طرح خیل کا لفظ گھوڑوں کے گلہ پر بولا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:

فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ (۵۹/۶) اس کے لیے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔

۶۔ ضَامِر: ضَمَرَ بمعنی ہموار شکم، باریک اور لطیف جسم والا۔ اور ضامر ہر وہ سواری (گھوڑا یا اونٹ) ہے جو کہ ریاضت کی وجہ سے تنک جسم ہو، خوراک کی کمی کی وجہ سے نہ ہو، اور مِضمار اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں ان جانوروں کو ریاضت کی مشق کرائی جاتی ہے (م۔ ل) گویا ضامر بمعنی چھریرے بدن والے، سبک رفتار گھوڑے یا اونٹ خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور عرب میں چونکہ اونٹ کی سواری عام ہے اس لیے اس کا اطلاق بیشتر اس قسم کے اونٹ پر ہی ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ (۲۲/۲۷) اور لوگوں میں حج کے لیے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دبلے پتلے اونٹوں پر جو (دور دراز) رستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہو کر) چلے آئیں۔

۷۔ بُدْنَ: بَدَنَۃٌ کی جمع ہے اور بَدَنَۃٌ وہ اونٹ یا گائے ہے جو مکہ کو بھیجی جائے (م۔ ل) یا جو مکہ معظمہ لے جا کر ذبح کی جائے (منجد۔ مف) اور بَدَنَۃ بدن کی مناسبت سے ان دونوں جانوروں کے جسیم ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ اور عرف عام میں اس سے صرف قربانی کا اونٹ مراد ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى (۱۷/۱)
مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا۔

اس مقام پر لفظ سُبحان کا استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سیر روحانی نہیں بلکہ جسمانی تھی۔

۲۔ قُدُوس: قدس کے معنی پاک اور صاف ہونا ہے (مف) اور صاحبِ منجد کے نزدیک پاک اور بابرکت ہونا۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ (۱۶/۱۰۲)
(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے کہ اس پاکیزہ رُوح (جبرئیل) کو تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کیساتھ لیکر نازل ہوئے ہیں

تو یہاں رُوح القدس سے مراد یہ ہے کہ جبرئیل خدا کے کلام کو ہر طرح کی آلائشوں اور آمیزشوں سے پاک وصاف رکھ کر نازل فرماتے تھے۔ اسی لیے انہیں دوسرے مقام پر رُوح الامین بھی کہا گیا ہے۔

اور ارضِ مقدسہ میں سے مراد وُہ پاک اور مبارک سرزمین (منجد) ہے جو انبیاء کے مولد و مدفن ہونے کی نسبت کی وجہ سے بابرکت ہو گئی ہے اور ان کی تبلیغ کی وجہ سے شرک کی آلائشوں سے پاک رہی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ (۵/۲۲)
(موسیٰؑ نے کہا) تو بھائیو! تم ارضِ مقدس (یعنی ملکِ شام) میں جسے خدا نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے داخل ہو جاؤ۔

اور قُدُّوس اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ جس کے معنی ہیں اضداد اور انداد (جمع ند بمعنی شریک) سے پاک (م۔ل) اور بمعنی ہر بُری بات سے پاک اور بابرکت ذات (منجد) ارشادِ باری ہے:

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (۶۲/۱)
جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے، سب خدا کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے۔

۳۔ زَكِيَّة، زَكٰى (زكو) کے معنی بالیدگی، نشوونما پانا، بڑھنا اور عمدہ ہونا ہے۔ اور زَكّٰى کے معنی کسی چیز کو عمدہ بنانا، اس کی اصلاح کرنا اور آگے بڑھانا ہے۔ اور زَكّٰى نَفْسَهٗ کے معنی اپنی تعریف آپ کرنا یا اپنے منہ میاں مٹھو بننا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ (۵۳/۳۲)
تو اپنے آپ کو صاف نہ جتاؤ۔ جو پرہیزگار ہے، وُہ (اللہ) اس سے خوب واقف ہے۔ (جالندھری)
سو مت بیان کرو اپنی خوبیاں وُہ خوب جانتا ہے اسکو جو بچکر نکلا (عثمانی)

اور تزکیہ کا استعمال عموماً نفس سے متعلق ہے۔ تزکیہ نفس کے معنی نفس کو روحانی آلائشوں بیماریوں یا اخلاقِ رذیلہ سے پاک صاف کرکے اوصافِ حمیدہ پیدا کرنا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ
جس نے (اپنے) نفس (یعنی رُوح) کو پاک رکھا، وُہ مراد کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ (۳۸/۱۵) — اور یہ لوگ تو صرف ایک زور کی آواز کا جس میں شروع ہونے کے بعد) کچھ وقفہ نہیں ہوگا انتظار کرتے ہیں۔

ماحصل: (۱) قلیل: ہر زیادہ چیز کے مقابلہ میں تھوڑی کے لیے۔ اس کا استعمال عام ہے۔

(۲) فتیل: تھوڑی سی مقدار کے لیے۔

(۳) نقیر: بہت تھوڑی مقدار کے لیے۔

(۴) قطمیر: اتنی تھوڑی مقدار جو نہ ہونے کے برابر ہو۔

(۵) فواق: بہت تھوڑی مدت یا وقفہ کے لیے آتا ہے۔

نوٹ: اسی طرح قرآن میں خردل (رائی کا دانہ) اور ذرّۃ بھی انتہائی قلیل مقدار ظاہر کرنے کیلیے آئے ہیں۔

۳۰ ـــــ تیار کرنا

کے لیے ھَیَّأَ، اَعْتَدَ، اَعَدَّ اور جَهَّزَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ ھَیَّأَ: (ھَاءَ یَھِیْئُ) ھَیْئَةً کسی چیز کی حالت محسوسہ کو کہتے ہیں (مف) اور ھَیَّأَ بمعنی موافقت کرنا۔ درست کرنا۔ تیار کرنا (منجد) یعنی کسی کام کی سرانجام دہی کے لیے اس کے موافق اسباب تیار کرنا اور انہیں درست کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا۔ (۱۸/۱۶) — تمہارا پروردگار تمہارے لیے اپنی رحمت وسیع کرے گا اور تمہارے کاموں میں آسانی (کے سامان) مہیا کرے گا۔

۲۔ اَعْتَدَ: اَلعتاد اس سامان کو کہتے ہیں جو کسی مقصد کے لیے تیار کیا جائے اور عَتُدَ بمعنی آمادہ ہونا۔ تیار ہونا۔ اور اَعْتَدَ بمعنی تیار کرنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا۔ (۱۸/۱۰۲) — ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے۔

۳۔ اَعَدَّ: بمعنی تیار کرنا۔ حاضر کرنا (منجد) یعنی تیار کر کے سامنے لا کھڑا کرنا۔ عَدَّ بمعنی گننا اور شمار کرنا ہے۔ اور اَعَدَّ بمعنی اس کی تیاری سے متعلق ایک ایک چیز کو مکمل کر کے سامنے حاضر کر دینا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (۲/۲۴) — اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے اور جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اکثر اہلِ لغت اَعْتَدَ کو بھی عدد کے تحت لے آتے ہیں۔ امام راغب کے نزدیک اَعْتَدْنَا دراصل اَعْدَدْنَا تھا۔ پہلی (د) (ت) سے بدل گئی تو اَعْتَدْنَا ہو گیا (مف) گویا اکثر اہلِ لغت کے نزدیک اَعَدَّ اور اَعْتَدَ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

۴۔ جَهَّزَ: جِهَاز: مسافر کا وہ سامان ہے جو تیار کر کے رکھا جائے۔ اور جَهَّزَ بمعنی تیار شدہ سامان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ (۱۳/۱۷) — اور وُہ جو جھاگ ہے وُہ خشک ہو کر زائل ہو جاتا ہے اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وُہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔

۵۔ غاض: بمعنی کسی چیز کو کم کرنا اور اس کا خود بخود کم ہو جانا (مف) کسی چیز کو سکیڑنا یا اس کا سکڑ جانا۔ لازم متعدی دونوں طرح آتا ہے (مف) قرآن میں ہے:

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ (۱۳/۸) — اللہ ہی اس بچے سے واقف ہے جو رحم مادر میں ہوتا ہے اور وُہ اس جنین کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی واقف ہے۔

اور غاض کی نسبت پانی کی طرف ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے، پانی کا خشک ہو جانا۔ اور زمین جذب ہو کر سطح آب کا نیچے چلے جانا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ (۱۱/۴۴) — اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان، تھم جا۔ اور پانی خشک ہو گیا۔

ماحصل: (۱) یبس: کا لفظ خشکی کے لیے عام ہے۔ اس کی وجہ پانی کی کمی یا زمین کا بنجر ہونا ہو۔

(۲) ھاج: نباتات کا جوبن پر آنے کے بعد طبعی طور پر خشک اور زرد ہونا (۴) جفا: دریا کے کنارے پر جھاگ یا کوڑا کرکٹ کا سوکھ جانا۔

(۳) ھمد: نباتات کا خشک ہو کر سوکھ جانا جبکہ (۵) غاض: خشک ہو کر کم ہو جانا۔ سکڑ جانا۔ پانی کا نیچے اتر جانا۔

۱۱۔ خلاصی پانا۔ دینا۔ چھٹکارا۔ رہائی

کے لیے نجات (نجو) مناص (نوص) اور اَنقَذَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ نجات: نجا بمعنی کسی اُفتاد، مشکل کام مصیبت یا سزا سے بچ جانا۔ اور اَنجیٰ بمعنی کسی دوسرے کو رہائی دینا۔ یہ لفظ عام ہے۔ قرآن میں ہے:

وَإِذْ نَجَّيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ۔ (۷/۱۴۱) — جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی۔

اور نجات بمعنی خلاصی، رہائی اور چھٹکارا ہے (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ (۴۰/۴۱) — اور اے قوم! میرا کیا حال ہے۔ میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے (دوزخ کی) آگ کی طرف بلاتے ہو۔

۲۔ مناص: نوص کے معنی میں زرد اور کہیں جا کر رہائی پانا شامل ہے (م۔ل) نَاصَ فُلَانًا کسی کے ہاتھ سے نکل جانا۔ نَاصَ عَنْ قِرْنِهٖ اپنے مقابل سے بھاگ نکلنا (منجد) اور مناص اسم ظرف ہے مکانی اور زمانی دونوں معنوں میں مستعمل ہے بمعنی خلاصی کا وقت اور خلاصی کی جگہ۔ ارشادِ باری ہے:

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوا وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ (۳۸/۳) — ہم نے ان سے پیشتر کتنی جماعتوں کو ہلاک کیا تو وُہ (عذاب کے وقت) لگے فریاد کرنے۔ مگر اب رہائی کا وقت نہ رہا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ فَجْوَۃ : دو پہاڑوں کے درمیان کھلا میدان۔ وادی۔ اور جو راستہ اس میدان میں سے گزرتا ہو اسے فَجّ کہتے ہیں (منجد۔ م ل) قرآن میں ہے:

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ (۱۸/۱۷)

اور تو دیکھے کہ جب سورج نکلتا ہے تو اُن کی غار سے دائیں کو بچ کر نکل جاتا ہے، اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں کو کترا جاتا ہے۔ اور وہ ایک کھلے میدان میں ہیں۔

۱۲۔ سَاحَۃ : گھروں سے ملحقہ یا نزدیک فراخ جگہ۔ آنگن۔ صحن۔ پارک وغیرہ۔ مل بیٹھنے کی جگہیں۔ قرآن میں ہے:

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ۔ (۳۷/۱۷۷)

کیا وہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کرتے ہیں پھر جب عذاب ان کے آنگنوں میں اترا تو جن کو ڈر سنایا گیا تھا اُن کا بڑا حال ہو گیا (جالندھریؒ)

بُری صبح ہوگی ڈرائے ہوؤں کی (عثمانیؒ)

۱۳۔ رَبْوَۃ ، رَبَا بمعنی بڑھنا۔ پھلنا پھولنا۔ اور رَبْوَۃ بمعنی اُبھری ہوئی زمین (فل ۲۶۶) عام سطح سے تھوڑی بلند اور شاداب زمین۔ قرآن میں ہے:

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ (۲/۲۶۵)

اس کی مثال ایک ایسے باغ کی ہے جو اُونچی جگہ پر ہو۔ اس پر مینہ پڑے تو دُگنا پھل لائے۔

۱۴۔ نَجْد : بمعنی گھاٹی۔ عام سطح زمین سے بلند اور سخت جگہ (ف ل ۲۶۷ مف) نیز نجد اُس راستے کو بھی کہتے ہیں جو گھاٹی پر چڑھتا یا اترتا ہو۔ قرآن میں ہے:

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ (۹۰/۱۰)

اور دکھلائی ہم نے اسے دو گھاٹیاں (عثمانیؒ)

اور اس کو دونوں رستے بھی دکھا دیے (جالندھریؒ)

۱۵۔ رِیع (ریعۃ کی جمع) ایسی زمین جو رَبْوَۃ سے اونچی ہو (فل ۲۶۷) اور سخت ہو۔ ارشادِ باری ہے:

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ (۲۶/۱۲۸)

کیا بھلا تم ہر اُونچی جگہ پر عبث نشان تعمیر کرتے ہو۔

۱۶۔ وَادِی : ایسی ڈھلوان جگہ جو پہاڑوں کے درمیان واقع ہو۔ وسیع اور کشادہ ہو۔ اور پہاڑوں پر جو بارش وغیرہ کا پانی نیچے آتا ہے وہ بھی اس میں بہتا ہو (پھر اس وادی میں بہنے والے نالہ کو بھی وادی (جمع اَوْدِیَۃ) کہہ دیتے ہیں۔ (مف) ارشادِ باری ہے:

رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ (۱۴/۳۷)

اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو ایسے میدان میں لا بسایا ہے جہاں کھیتی نہیں۔

۱۷۔ مَوَاطِن : وَطَنَ بمعنی اقامت کرنا۔ اور وَطَن بمعنی انسان کی سکونت کی جگہ خواہ وہ وہاں پیدا ہوا ہو یا نہ پیدا ہوا ہو۔ اور مَوْطِن (ج مَوَاطِن) کے معنی وطن بھی اور لڑائی کا میدان بھی۔ اور مِیطَان اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے گھوڑ دوڑ کے لیے گھوڑے چھوڑے جائیں۔ (منجد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کلام ہوئے۔ یہ پیغام حضرت مریم کی ذات سے ہی متعلق تھا۔ دوسروں کو پہنچانا تو درکنار، دوسروں سے اس پیغام کا کچھ تعلق بھی نہ تھا جو امور نبوت اور رسالت کے لیے ضروری ہوتے ہیں ارشادِ باری ہے:

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (۱۹/۱۷) ہم نے مریم کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا جو اُن کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل بن گیا۔

۶۔ فرق

کے لیے بُعْد اور تَفَاوُت کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ بُعْد: بَعِدَ اور بَعُدَ بمعنی دور ہونا۔ اور بُعْد کا اصل معنیٰ دوری ہی ہے۔ تاہم یہ لفظ بددعا کے لیے دوری اور پھٹکار کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور جب اس لفظ کا استعمال ظرف مکانی کے طور پر ہو تو یہ فرق یا فاصلہ کا معنی دیتا ہے۔ جیسے فرمایا:

قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ (۴۳/۳۸) تو کہے گا اے کاش! مجھ میں اور تجھ میں فرق ہو مشرق اور مغرب کا۔ (عثمانیؒ)

۲۔ تَفَاوُت (ضد استواء) فات الامر بمعنی کسی کام کا وقت ہاتھ سے نکل جانا اور واپس نہ ہوسکنا۔ اور تَفَاوَتَ الشَّيْئَيْنِ بمعنی دو چیزوں کا آپس میں لگا نہ کھانا اور عدم مناسبت ہونا (منجد م ق) اور یہ لفظ ہمیشہ بُرے معنوں میں آتا ہے۔ اور فَات بمعنی کسی چیز کا انسان سے اتنا دُور ہو جانا کہ اس کا حاصل کر لینا اس کے لیے دشوار ہو۔ اور تَفَاوُت بمعنی دو چیزوں کے اوصاف مختلف ہونا۔ گویا ہر ایک کا وصف دوسری کو فوت کر رہا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ (۶۷/۳) تو رحمٰن کی پیدائش میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا۔

یعنی کائنات کی تمام اشیاء میں پوری پوری مناسبت اور ہم آہنگی ہے۔

ماحصل: (۱) بُعْد: فاصلہ کی دُوری اور فرق۔

(۲) تَفَاوُت: دو چیزوں کے اوصاف الگ الگ ہونے کی بناء پر فرق۔ عدم مناسبت۔

۷۔ فرقہ ــــ گروہ

کے لیے فِرْقَة، فَرِيق، طَائِفَة، زُمَر، شِيعَة اور أُنَاس کے الفاظ آئے ہیں۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے "جماعت" اور "لشکر")

۱۔ فِرْقَة: فَرَقَ بمعنی الگ کرنا ـــ پھاڑنا اور فِرْق بمعنی الگ شدہ حصہ (۲۶/۶۳) اور فِرْقَة بمعنی لوگوں کا کسی بڑی جماعت سے الگ شدہ حصہ (مف) کسی قوم یا جماعت سے جُدا شدہ کثیر تعداد اور ہم خیال لوگوں کا گروہ۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- فَوج: بمعنی تیزی سے گزر جانے والی جماعت۔ جنگی دستہ (مف) (ج افواج) طائفہ سے بڑی جماعت (فل ۲۰۵) لیکن قرآن میں یہ لفظ بالعموم "ایک جماعت" کے معنوں میں ہی آیا ہے۔ جنگی دستہ کے معنوں میں نہیں آیا۔ گویا جو تصوّر آج کل فوج کے لفظ سے پیدا ہوتا ہے قرآن سے یہ مفہوم نہیں نکلتا۔ ارشادِ باری ہے:

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا (۲۷/۸۳) — اور جس دن ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے۔

۳- حِزْب: بمعنی گروہ۔ پارٹی۔ جتھا۔ ہم خیال لوگوں کا گروہ۔ اور احزاب ایسے لوگ جن کے دل اور اعمال مناسبت رکھتے ہوں اگرچہ آپس میں نہ ملیں۔ اور حَازَبَ بمعنی کسی پارٹی میں داخل ہونا۔ مدد کرنا۔ قوّت پہنچانا۔ اور حَزَّبَ بمعنی قوم کے گروہ گروہ بنا کر جمع کرنا (منجد) اور حِزْب بمعنی وہ جماعت جس میں سختی اور شدّت پائی جائے (مف) اور حِزْب دراصل سیاسی پارٹی کو کہتے ہیں۔ اور قرآن کی رُو سے بڑے حزب صرف دو ہی ہیں۔ ایک حزب اللہ دوسرے حزب الشیطٰن۔ جن میں ہر وقت محاذ آرائی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور حزب الشیطٰن پھر کئی چھوٹے احزاب میں منقسم ہو جاتا ہے جیسے جنگِ خندق کے موقعہ پر کفار کے کئی احزاب مل کر مقابلہ پر اتر آئے تھے۔ نیز حزب بمعنی ایک جھنڈے تلے جمع ہونے والے لوگ (م ۔ ق) قرآن میں ہے:

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ (۳۳/۲۰) — (خوف کے مارے) خیال کرتے ہیں کہ ابھی تک فوجیں گئی نہیں۔ اور اگر لشکر آجائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) دیہاتوں میں جا رہیں اور (صرف) تمہاری خبریں پوچھ لیا کریں۔

۴- فِئَة: فَأَى الرَّأْسَ فُلَانٌ بمعنی کسی کے سر کو تلوار سے پھاڑ دینا (منجد) فِئَة بمعنی ایسی جنگی جماعت جس کے افراد باہمی تعاون کے لیے آپس میں رابطہ قائم رکھتے ہوں (مف) ارشادِ باری ہے:

كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ (۲/۲۴۹) — بسا اوقات تھوڑی سی جماعت نے اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے۔

۵- نَفِير: نَفَرَ بمعنی جنگ یا کسی مہم پر روانہ ہونا۔ اور نفیر بمعنی لڑائی کی طرف کوچ کرنیوالے لوگ اور (۲) نفیر بمعنی دس سے کم آدمیوں کا گروہ (منجد)۔

۶- ثبات: بمعنی ایسے بہادر شہسوار جن کا حملہ خطا نہ جاتا ہو (منجد) ارشادِ باری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا (۴/۷۱) — اے ایمان والو، اپنے ہتھیار اور بچاؤ کا سامان سنبھالو اور خواہ دستے دستے ہو کر یا سب مل کر لڑائی پر روانہ ہو جاؤ۔

ماحصل: (۱) جند: بھرتی شدہ مسلح لشکروں کا دستہ۔ (۲) فوج: تیزی سے گزر جانے والی جماعت۔ (۳) حِزْب: پارٹی۔ سیاسی فرقہ۔ (۴) فِئَة: ایسی جنگجو جماعت جن کا آپس میں تعاون ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ا) لَیْسَ، فعل ناقص ہے۔ اس کا صرف ماضی ہی آتا ہے اور پورے صیغے استعمال ہوتے ہیں اور ماضی اور حال دونوں معنی دیتے ہیں۔ مثلاً لَسْتَ بمعنی نہیں ہے تو، یا نہیں تھا تو، اور لَسْنَا بمعنی نہیں ہیں ہم یا نہیں تھے ہم۔

(ب) لَا، لَمْ اور لَنْ: یہ تین حروف ایسے ہیں جو مضارع پر داخل ہو کر اسے منفی بنا دیتے ہیں۔ لَا کا عمل تو محض منفی بنانے کا ہے۔ جیسے لَا یَضْرِبُ وہ نہیں مارتا یا مارے گا۔ اور لَمْ داخل ہو تو منفی بنانے کے ساتھ ساتھ ماضی میں بھی تبدیل کر دیتا ہے جیسے لَمْ یَضْرِبْ بمعنی اس نے نہ مارا۔ اور لَنْ منفی بنانے کے ساتھ ایک تو اسے مستقبل کے لیے مخصوص کر دیتا ہے دوسرے نفی کی تاکید کرتا ہے۔ جیسے لَنْ یَّضْرِبَ بمعنی "وہ ہرگز نہ مارے گا"

(ج) اِنْ۔ مَا اور ھَلْ: یہ تین حروف ایسے ہیں جن کے اپنے معنے تو کچھ اور ہیں مگر ان کے بعد اگر اِلَّا آئے تو ان کے معنی کو "نہ یا نہیں" میں بدل دیتے ہیں جیسے اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تُكَذِّبُوْنَ (۳۶/۱۵) بمعنی نہیں ہو تم مگر جھٹلاتے، یعنی تمہارا تو کام ہی جھٹلانا ہے۔ اسی طرح مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ "یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ" اور ھَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (۱۷/۹۳) یعنی "نہیں ہوں میں مگر پیغام پہنچانے والا انسان"

(د) اور "نہ یا نہیں" کے لیے مندرجہ ذیل حروف مستقل حیثیت سے آتے ہیں۔ لَا۔ لَمَّا۔ بَلٰی۔ كَلَّا، اِنَّمَا، مَا (نافیہ) اور لَاتَ۔

۱۔ لَا: کثیر الاستعمال ہے۔ مثبت کلام کے نفی میں جواب کے لیے، عطف کے لیے اور تکرار کے لیے آتا ہے، جیسے،

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی (۷۵/۳۱) — نہ اس نے (اللہ کے کلام کی) تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔

(تفصیل کسی گرامر کی کتاب میں دیکھیے)

۲۔ لَمَّا: بالعموم ماضی میں کسی واقعہ کی نفی کے لیے آتا ہے (مف) بمعنی ابھی تک نہ یا نہیں۔ قرآن میں ہے:

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ (۹/۱۶) — اور ابھی تک تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جانا ہی نہیں جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا۔

(مزید تفصیل کے لیے کسی گرامر کی کتاب کی طرف رجوع فرمائیے!)

۳۔ بَلٰی، جب سوال منفی میں ہو اور جواب میں اس منفی کی تردید بھی مقصود ہو اور جواب مثبت کلام میں دینا ہو تو بَلٰی استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی "کیوں نہیں" قرآن میں ہے:

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی (۷/۱۷۲) — (اللہ تعالیٰ نے پوچھا) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں؟ کہنے لگے۔ کیوں نہیں (یعنی ضرور ہو)

۴۔ كَلَّا: بمعنی ہرگز نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہ حرف سابق کلام سے روکنے اور تنبیہ کے لیے مستعمل ہے۔ کلامِ سابق کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مَرجَان: چھوٹے موتی۔ واحد مَرجَانَۃ مونگا (مف۔منجد) قرآن میں ہے:
یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۔ (۵۵/۲۲) دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

۷۔ یاقُوت: بمعنی لعل۔ بڑا سخت اور شفاف، مختلف رنگوں والا قیمتی پتھر واحد یاقوتہ ج یواقیت (منجد م۔ق) قرآن میں ہے:
کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ (۵۵/۵۸) گویا وہ (جنت کی حوریں) یاقوت اور مرجان ہیں۔

۸-۹۔ قِطر اور مُہل کے لیے دیکھیے ——— "تانبا"

۱۰۔ قَطِرَان: ایک روغنی سیال مادہ جو صنوبر جیسے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ تارکول (منجد) اور قَطِرَان بمعنی پگھلی ہوئی رال یا گندھک اور قِطْرَان بمعنی پگھلا ہوا تانبا (مف) اور قَطَرَ الْبَعِیر بمعنی اونٹ کو گندھک کا طلا کیا (م۔ق) فوراً بھڑک اٹھنے والا آتش گیر مادہ۔ قرآن میں ہے:
سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ (۱۴/۵۰) اُن کے کرتے گندھک کے ہوں گے۔

۶ ——— رنگ (الوان)

۱تا۴۔ اسود۔ احوی۔ ادھم۔ غرابیب کے لیے دیکھیے "سیاہ"

۵۔ اَبْیَض: بمعنی سفید (۲/۱۸۷) مؤنث بَیْضَاء (۷/۱۰۸) جمع بِیض (۳۵/۲۷)

۶۔ حُمْر (۳۵/۲۷) اَحْمَر بمعنی سرخ کی جمع (مؤنث حمراء) ارشاد باری ہے:
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ (۳۵/۲۷) اور پہاڑوں میں سفید اور سُرخ رنگوں کے قطعات ہیں اور (بعض) کالے سیاہ ہیں۔

۷۔ اَخْضَر بمعنی سبز (۳۶/۸۰) مؤنث خُضْرَاء جمع خُضْر قرآن میں ہے:
عَالِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ (۷۶/۲۱) ان کی اوپر کی پوشاک کپڑے ہیں باریک ریشم سبز اور موٹے ریشم کے (عثمانیؒ)

۸۔ اَصْفَر: بمعنی زرد مؤنث صَفْرَاء (۲/۶۹)۔ جمع صُفْر۔ قرآن میں ہے:
کَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ (۷۷/۳۳) گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

۹۔ زُرْق: اَزْرَق بمعنی نیلا کی جمع ہے۔ اور اس کی مؤنث زَرْقَاء ہے۔ اور زَرِقَ عَیْنُہٗ بمعنی کسی کا نیلی آنکھوں والا ہونا (منجد) ایسی آنکھ سب سے بُری سمجھی جاتی تھی۔ (م۔ق) ارشاد باری ہے:
وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا (۲۰/۱۰۲) ہم گنہگاروں کو اکٹھا کریں گے اور اُن کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی۔

۱۰۔ وَرْدَۃ: وَرْد بمعنی گلاب کا پھول اور درخت اور وَرَّدَ الشَّجَر بمعنی گلاب کے پودا نے پھول نکالے۔ اور وَرْدَۃ بمعنی گلابی رنگ اور وَرْدِیَّۃ بمعنی گلابی رنگ کا۔ اور وَرَدٌ مِّنَ الْخَیْل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ